اس کتاب کا انگریزی ترجمہ کرا کے اسلامک پبلیکیشنز نے ایک اچھی خدمت انجام دی ہے۔ جہاں تک مترجم کے کام کا تعلق ہے، میرے لیے یہ تو ممکن نہیں ہوا کہ متن اور ترجمہ کو جملہ بہ جملہ اور لفظ بہ لفظ دیکھ کر پوری پوری جانچ پرکھ کر سکوں، البتہ اس کے بعض حصوں کو پڑھنے سے یہ تاثر ہوا کہ مغربی اہل قلم کی سطح کو چھوڑ کر اگر پاکستانی ترجموں کے مروجہ معیارات کو سامنے رکھا جائے تو پروفیسر صاحب کا متوسط کام خاصا قابل قدر ہے۔ وہ پہلے بھی کچھ کام کرتے رہے ہیں اور آگے کے لیے بھی عزائم رکھتے ہیں یقیناً وہ روز بروز ترقی کریں گے۔

PARTNERSHIP AND PROFIT-SHARING IN ISLAMIC LAW	از ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی، شعبہ اقتصادیات، کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی، جدہ۔ ناشر: اسلامک فاؤنڈیشن، ۲۲۳ لندن روڈ، لائسسٹر (LICESTER) یو۔کے۔ کاغذ، طباعت، سرورق

نہایت خوبصورت، صفحات: ۱۱۱، قیمت درج نہیں۔

ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی ہمارے ان چند ماہرینِ معاشیات و مالیات میں سے ہیں جنہوں نے جدید ترین مسائل کو اسلامی قانون و احکامِ فقہ کی روشنی میں نئی تعبیر دینے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً بلاسود بنک کاری پر انہوں نے ابتدائی کام کو خاصا آگے بڑھا کر نئے راستے کھول دیے ہیں۔ زیر نظر کتاب "اسلامی قانون میں شرکت و مضاربت" بھی دراصل اسی مقصد کے لیے لکھی گئی ہے کہ بلاسود بنک کاری کے لیے سرمایے کو استعمال کرنے اور کاروباری سرگرمی کو بڑھانے کے وہ راستے واضح ہو سکیں جو اسلام سے مطابقت رکھتے ہوں۔

ڈاکٹر صاحب کی کتابیں میں نے اردو میں بھی شوق سے پڑھیں۔ اور اب خوبصورت انگریزی میں بھی انہیں دیکھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے جدید مسائل و ادارات کی بحثوں کے بالمقابل جس مہارت سے اسلامی قانون و فقہ کے اقتصادی، تجارتی اور مالیاتی احکام چاروں مکاتبِ فکر کی طرف سے پیش کیے ہیں یہ ایک قابلِ تحسین مفید کام ہے۔

مگر اصل مسئلہ ابھی ایک طرف پڑا ہے۔ جس کے چند اجزا ہیں۔ ایک یہ کہ مضاربت کے لیے فرد کسی دوسرے فرد کو سرمایہ تفویض کر کے کس بنیاد پر اس کی صحیح و سالم واپسی کا یقین کر سکتا ہے جب کہ خسارے کی ذمہ داری صاحبِ سرمایہ پر ہے۔ اور نالائقی یا جان بوجھ کر خسارہ پیدا کرنے کا اختیار کاروباری شخص

کے پاس ہے۔ افراد کا معاملہ چھوڑیے، ایک بنک سینکڑوں افراد اور اداروں کو سرمایہ فراہم کرنے کے بعد ان کی واپسی کا اطمینان کس طرح کرسکتا ہے۔ معاملہ صرف نگرانی ہی کا نہیں، حساب کتاب، مارکیٹ ریٹس کی روشنی میں کم و بیش خرید و فروخت کا بھی ہے اور کرایہ، تشہیر، آرائش اور تواضع وغیرہ مصارف کے ناپ تول کا بھی۔

ضرورت صرف فقہی احکام کی نہیں، ایک نئے میکنزم کی ہے جس میں خیانت اور خسارے کے رخنوں کو زیادہ سے زیادہ حد تک بند کیا گیا ہو۔ اس دور میں پیدا ہونے والے زیادہ پیچیدہ کاروباری و مالیاتی ادارات کے لیے اب سابق فقہی فیصلوں کی روشنی میں اسلامی اصول و احکام پر مبنی نئے اجتہادی فیصلوں کی ضرورت ہے۔ اس بڑے کام میں اگر ہمارے قدم ٹھٹکیں گے تو دنیا کے مالیاتی و کاروباری نظام کو نئی بنیادوں پر استوار کرنے کا انقلابی کام نہیں ہو سکے گا۔ سرمایہ کاری کے لیے اگر نئی اطمینان بخش راہیں ہم نہ نکال سکے تو کروڑوں اربوں روپے لوگ محض قرض حسنہ جاری کرنے کے لیے بنکوں کے حوالے نہ کرسکیں گے۔

کیا ہم اُمید رکھیں کہ ڈاکٹر صاحب کا مسافرِ قلم فکر کی نئی وادیوں کا رُخ کرے گا؟

کتاب الحج والزیارۃ تالیف: سید محمد عبدالعزیز شرقی۔ ناشر: مکتبہ پیام اسلام، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ قیمت: درج نہیں۔ کاغذ طباعت خوب۔

آج کل زمانۂ حج سامنے ہے، مسافرانِ حرم روانہ ہو رہے ہیں۔ اس زمانہ میں عازمینِ حج کے لیے کچھ لٹریچر حج کے لیے پڑھ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اور اس سلسلے میں بہت سی کتابیں مفصل بھی اور مختصر بھی موجود ہیں جن میں سے ہر ایک کا ایک خاص رنگ ہے۔ شرقی صاحب دین اور سرزمینِ حجاز اور حرمین اور حج کے لیے جو گہرے جذبات رکھتے ہیں۔ انہی کی وجہ سے ان کی یہ مختصر کتاب اہم ہے۔ انھوں نے ایک فصل تاریخ و فلسفۂ حج پر لکھی ہے۔ ایک مفید عنوان "آدابِ سفرِ حج" کا ہے۔ (جس میں ضروری دعائیں بھی ہیں) پھر مقامات و اصطلاحاتِ حج پر گفتگو ہے۔ بعد ازاں عمرہ اور حج ادا کرنے کا طریقہ درج ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع شاملِ کتاب ہے اور اختتامی موضوع "مدینہ منورہ" ہے۔ پھر جا بجا شرقی صاحب